سوال

سورہ ملک اور عذاب قبر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سورہ ملک کی تلاوت عذاب قبر سے نجات دلائے گی؟ صحیح احادیث کے حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورہ ملک (67۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔۔۔الخ) کی فضیلت میں درج ذیل احادیث مروی ہیں۔

1 : یحیی بن عمرو بن مالک النکري عن ابیہ عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال : ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبائہ علی قبر وہو لا یحسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورة ملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال : یارسول اللہ! ضربت خباءي علی قبر وانا لا احسب انہ قبر' فاذا فیہ انسان یقرا سورة الملک حتی ختمہا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ((ہی المانعة' ہی المنجیہ تنجیہ من عذاب القبر)) ہذا حدیث غریب من ہذا الوجہ وفی الباب عن ابی ہریرة"

یحیی بن عمرو بن مالک النکری سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ (عمرو بن مالک النکری) سے، اس نے ابوالجوزاء سے اس نے (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا کہ: نبی ﷺ کے ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگادیا اور انھیں پتا نہیں تھا کہ یہ قبر ہے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انسان (پوری) سورة الملک پڑھ کر اس کا ختم کررہا ہے، تو انھوں نے نبی ﷺ کے پاس آکر کہا: یارسول اللہ! میں نے قبر پر ایک خیمہ لگایا اور مجھے یہ خبر نہیں تھی کہ وہاں قبر ہے، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انسان سورة الملک آخر تک پڑھ کر اس کا ختم کررہا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ روکنے والی ہے، یہ نجات دینے والی ہے۔ یہ اسے قبر کے عذاب سے نجات دینے والی ہے" یہ حدیث اس سند سے غریب (اجنبی) ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرة (رضی اللہ عنہ) سے بھی (حدیث) مروی ہے۔ (سنن الترمذی 47/4 ح 2890 ونسخہ مخطوطہ ص 1/187)

اسے یحیی بن عمرو بن مالک کی سند کے ساتھ درج ذیل محدثین نے بھی روایت کیا ہے:

ابو نعیم الاصبہانی (حلیۃ الاولیاء 3/81) البیہقی (اثبات عذاب القبر بتحقیقی ح 146 وقال: تفرد بہ یحیی بن عمرو مالک وھو ضعیف) محمد بن نصر المروزی (مختصر قیام اللیل للمقریزی ص 145،146) ابن عدی الجرجانی (الکامل فی ضعفاء الرجال 7/2662) الطبرانی (المعجم الکبیر 12/175 ح 12801) اور المزی (تہذیب الکمال 20/181۔182)

یہ روایت بلحاظ اصول حدیث: ضعیف ومردود ہے۔ اس کے راوی یحیی بن عمرو بن مالک کے بارے میں امام بیہقیؒ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے"

حافظ ذہبی نے فرمایا : "ضعیف" (الکاشف : 3/232)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے گواہی دی : "ضعیف ٗویقال : ان حماد بن زید کذبہ" (تقریب التہذیب : 7614)

اس راوی پر دیگر محدثین کی جرح کےلیے دیکھئے تہذیب الکمال وتہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہ

2 : شعبۃ عن قتادۃ عن عباس الجشمی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : ((ان سورۃ من القران ثلاثون آیۃ ٗشفعت لرجل حتی غفرلہ .وہی تبارک الذي بیدہ الملک)) ہذا حدیث حسن "ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا : بے شک قرآن کی ایک سورت تیس (30) آیتوں والی نےاپنے پڑھنے والے کی سفارش کی کہ حتی کہ اسے بخش دیا گیا، یہ سورۂ ملک ہے ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ (سنن الترمذی : 2891)

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے ۔ اسے ابوداود (1400) اورابن ماجہ (3786) وغیرہما نے بھی امام شعبہ سے بیان کیا ہے ، حافظ ابن حبان (مواردالظمان : 1766) حاکم (2/497،498) اورذہبی نے اسے صحیح قراردیا ہے ،

تنبیہ 1 : اس روایت پر بعض کی جرح مبہم ومردود ہے ۔

تنبیہ 2 : قتادۃ سے اگر شعبہ روایت کریں توقتادہ کی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے ۔

1) سلیمَانُ بنُ دَاوُدَ بنِ یَحْیَی الطَّیِّبُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بنُ فَرُّوخَ الأُبُلِّيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بنُ مِسْکِینٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : «سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هِيَ إِلَّا ثَلاثُونَ آیَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتَّى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ , وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَکَ)) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : قرآن کی ایک سورت ،جس کی تیس آیتیں ہیں ۔ نےاپنے پڑھنے والے کا دفاع کیا حتی کہ اسے جنت میں داخل کردیا ، یہ سورت تبارک (الذی بیدۃ الملک) ہے ۔

(المعجم الصغیر للطبرانی 1/176ح476 والاوسط : 3667 المختارہ للضیاء المقدسی 5/115،114ح1738۔1739)

اس روایت کے راوی ابوایوب سلیمان بن داود بن یحیی مولی بنی ہاشم کے حالات توثیق مطلوب ہیں ۔

2) "لیث" (بن ابی سلیم) عن ابی الزبیر عن جابر : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لاینام حتی یقرا : (الم تنزیل و ٗتَبَارَکَ الَّذِي بِیَدِهِ الْمُلْکُ)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سورۃ السجدۃ اورسورۃ الملک پڑھنے کے بغیر نہیں سوتے تھے ۔ (سنن الترمذی : 2892)

یہ روایت لیث بن ابی سلیم کی سند سے درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے ۔

مسند احمد (3/340ح14714) مسند عبد بن حمید (ح : 1038، ولیث صرح بالسماع عندہ) مسند الدارمی (ح : 3414 ، دوسرا نسخہ : ح3454) قیام اللیل للمروزی مختصر المقریزی (ص146) مصنف ابن ابی شیبہ (10/424ح2980) السنن الکبریٰ للنسائی (ح10542 وعمل الیوم واللیلۃ ح : 707) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (ح : 675، دوسرا نسخہ ح : 677) شیخ سلیم الہلالی نے اس روایت کی طویل تخریج کررکھی ہے ۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم (صدوق/ تقریب التہذیب : 6850) نے یہی روایت ابوالزبیر المکی سے بیان کررکھی ہے ۔

لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے لیکن مغیرہ بن مسلم (صدوق/ تقریب التہذیب : 6850) نے یہی روایت ابوالزبیر المکی سے بیان کررکھی ہے ۔

(دیکھئے السنن الکبریٰ للنسائی : 10542 او عمل الیوم واللیلۃ : 706 والادب امفرد للبخاری : 1207)

ابوالزبیر مدلس راوی تھے ۔ دیکھئے میری کتاب "الفتح المبین فی تحقیق طبقات الدلسین "101/3) اور روایت منعن (عن سے) ہے لہذا یہ سند ضعیف ہے ۔

ابوالزبیر سے پوچھا گیا کہ آپ نے یہ روایت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے سنی ہے ؟

انھوں نے کہا : مجھے یہ خبر صرف صفوان یا ابن صفوان نے (مرسلا) بتائی ہے ۔ (سنن الترمذی : 2892)

حافظ ابن حجر نے کمال تحقیق کرتے ہوئے فرمایا ہے : وعلی ہذا فھو مرسل او معضل "اس لحاظ سے یہ روایت مرسل یا معضل (منقطع) ہے ، (نتائج الافکار 267/3)

حافظ ابن حجر کے اس کلام پر شیخ سلیم بن عید الہلالی السلفی لکھتے ہیں :

وہذا کلام فی غایۃ التحقیق، وقد خفی ہذا علی شیخنا الالبانی رحمہ اللہ فی الصحیحۃ (۱۳/۲-) فجعل روایۃ زہیر بن معاویۃ ہذہ عن صفوان او ابن صفوان عن جابر وہذا خطا منہ رحمہ اللہ فان صفوان لم یروہ عن جابر وانما منتہاہ عن صفوان نفسہ۔۔۔"

اور یہ کلام تحقیق کے انتہائی اعلیٰ مقام پر ہے اور یہ ہمارے استاذ شیخ الالبانیؒ پر پوشیدہ رہ گیا۔ انھوں نے اپنی کتاب الصحیحہ میں زہیر بن معاویہ کی روایت کو صفوان یا ابن صفوان عن جابر سمجھ لیا اور یہ ان کی غلطی ہے ۔ رحمہ اللہ، بے شک صفوان نے یہ روایت جابر (رضی اللہ عنہ) سے بیان نہیں کی، یہ تو ان کا اپنا قول ہے (عجالۃ الراغب الممتنی 2/769) یا مرسل ہے ۔

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے ۔

3) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" یوتی رجل من جوانب قبرہ ، فجعلت سورۃ من القرآن تجادل عنہ حتی منعتہ "ایک آدمی کی قبر میں قرآن کی ایک سورت (تیس آیتوں والی) نے آدمی کا دفاع کیا حتی کہ وہ شخص عذاب سے بچ گیا۔ (مرہ تابعی کہتے ہیں کہ) میں نے اور مسروق (تابعی) نے غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ سورۃ الملک ہے ۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی 7/41 وسندہ حسن) اس روایت کی دوسری سندوں کے لیے دیکھئے مستدرک الحاکم (2/498) وغیرہ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا : سورۃ تبارک ہی المعانعۃ تمنع یاذن اللہ من عذاب القبر۔۔۔الخ

سورۃ الملک ، اللہ کے اذن سے ، عذاب قبر سے بچاتی ہے ، (اثبات عذاب القبر للبیہقی ح 145 بتحقیقی وسندہ حسن)

6 : خالد بن معدانؒ (تابعی ، متوفی 103ھ) سونے سے پہلے سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک ضرور پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو سورتیں پڑھنے والے کی سفارش کریں گی اور اسے عذاب قبر سے بچائیں گی ۔ (مسند دارمی 2/455 ح 3413 وسندہ اضواء المصابیح ح 2176) ب)

یہ روایت دارمی (من الحذاق) کی عبداللہ بن صالح کاتب اللیث سے روایت ہونے کی وجہ سے حسن ہے ۔ صحیح حسن کی دو قسمیں انتہائی اہم ہیں :

1) صحیح لذاتہ 2) حسن لذاتہ

صحیح حدیث کی طرح حسن حدیث بھی حجت ہوتی ہے ،

خلاصۃ التحقیق : سونے سے پہلے سورہ تبارک پڑھنا صحیح ہے اور موجب ثواب ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص497

محدث فتویٰ